

## 132538- تقریر یا خطاب کے بعد اجتماعی دعائیں کوئی حرج نہیں ہے

سوال

سوال : کیا اجتماعی طور پر دعا مانند نہ درست ہے ؟ مثال کے طور پر امام تقریر کرنے کے بعد اجتماعی دعا کروائے۔

پسندیدہ جواب

دعا ان افضل تین عبادات میں سے ایک ہے کہ جن کے ذریعے ایک مسلمان اپنے رب کی بندگی بجالاتا ہے، اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے :

(وَقَالَ رَبُّكُمْ أَذْخُونِي أَنْتَجِبْ لِكُمْ إِنَّ الَّذِينَ يَنْسَخُونِ رُونَ عَنْ عَبَادَتِي سَيِّدَ الْجَنَّاتِ فَلَوْنَ جَهَنَّمَ وَأَخْرِيَنَ)

ترجمہ : اور تمہارے رب نے کہہ دیا کہ : مجھے پکارو امیں تمہاری دعائیں قبول کروں گا، بیشک جو لوگ میری عبادت سے روگردانی کرتے ہیں، وہ عنتیریب رسول ہو کر جہنم میں داخل ہونگے [غافر: 60]

اور نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ بنی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا : (دعا ہی عبادت ہے) "تمہارے رب نے کہہ دیا ہے کہ : تمہارے رب نے کہہ دیا ہے کہ : تیر بھی پکارو، میں تمہاری دعاء قبول کروں گا)" ترمذی : (2969) نے روایت کیا ہے، اور اسے صحیح بھی قرار دیا، اسی طرح ابو داؤد : (1479) ابن ماجہ : (3828) نے بھی اسے روایت کیا ہے، اور ابابنی نے "صحیح ابو داؤد" میں اسے صحیح قرار دیا ہے۔

\* یہاں ہم ایک اہم بات کی طرف تبیہ کرنا چاہتے ہیں کہ : کچھ لوگ "اجتماعی ذکر" اور "اجتماعی دعا" کے درمیان صحیح طرح تفریق نہیں کر پاتے، فرق یہ ہے کہ : "اجتماعی ذکر" کا شریعت میں کوئی وجود نہیں ہے، لہذا ایسی کوئی بات بنی صلی اللہ علیہ وسلم سے ثابت نہیں ہے کہ آپ نے اپنے صحابہ کرام کے ساتھ بیک آواز ذکر فرمایا ہو، اور نہ ہی کہیں یہ ملتا ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم اللہ کا ذکر کریں اور صحابہ کرام آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے پیچے پیچے دہرا میں۔

جبکہ اجتماعی دعا کی شریعت میں کئی صورتیں ملتی ہیں، مثلاً: قوت نازلہ اور قوت و ترمیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم دعا فرماتے، اور صحابہ کرام آپ کی دعا پر آپ کے پیچے پیچے آمین کہتے، یہی وجہ ہے کہ جمصور علمائے کرام جمعہ کے دن خطیب کی دعا پر آمین کہنے کے قائل ہیں، اسی طرح استقاء میں، اور اسی طرح اور بھی اجتماعی دعا کی صورتیں ملتی ہیں۔

جبکہ اجتماعی دعا کی بد عینی صورتوں میں سے کچھ یہ ہیں :

1- کچھ لوگ صرف دعا کرنے کی نیت سے اکٹھے ہوں، اس کے بعد ہونے کے بارے میں ابو عثمان کہتے ہیں عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کے گورنر نے آپ کی طرف یہ لکھ بھیجا کہ : "یہاں کچھ لوگ اکٹھے ہو کر مسلمانوں اور اپنے گورنر کلیئے دعا کرتے ہیں" تو عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے جواب میں لکھا : "تم میرے پاس حاضر ہو، اور ان لوگوں کو بھی اپنے ساتھ لاو" توجب وہ عمر رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوئے، عمر رضی اللہ عنہ نے دربان کو حکم دیا : "مجھے ڈنڈا دو" جب وہ عمر رضی اللہ عنہ کے سامنے آئے تو عمر رضی اللہ عنہ نے اسکے امیر کی ڈنڈے سے توضیح کی۔

اسے ابن ابی شیبہ نے اپنی "مصنف" (13/360) میں روایت کیا ہے، اور اس اثر کی سند حسن درجہ کی ہے۔

2- لوگ بیک آواز دعائیں کریں، اس کے بارے میں شیخ بکرا بوزید رحمہ اللہ کہتے ہیں :

"بیک آواز اجتماعی ذکر چاہے آہستہ آواز میں ہو، یا با آواز بلند، اس میں ثابت شدہ معین ذکر بار بار پڑھا جائے یا غیر ثابت شدہ، سب لوگ اکٹھے ذکر کریں، یا کوئی اور انہیں ذکر کروائے۔"

اس کلیئے ہاتھ اٹھائیں یا نہ اٹھائیں، ان تمام کیفیات کلیئے کتاب و سنت سے دلیل چاہیے؟ کیونکہ یہ سب عبادات کی بنیاد تو قیف، اور اتباع پر ہوتی ہے، بدعت، اور خود ساختہ نظریات پر نہیں ہوتی؛ اسی لیے اگر ہم کتاب و سنت کے دلالت میں تلاش بھی کر لیں تو ہمیں کوئی ایسی دلیل نہیں ملتے گی جس میں ان کیفیات کی ساختہ ذکر کرنے کا ثبوت ملے، چنانچہ یہ بات ثابت ہوتی ہے کہ اس انداز سے عبادت کرنے کی کوئی دلیل نہیں ہے، اور جس عبادت کی شریعت میں کوئی دلیل نہ ہو تو وہ بدعت ہوتی ہے، اس لئے مذکورہ انداز سے ذکر، اور اجتماعی دعا بدعت قرار پانے کی، لہذا نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی اقدار کرنے والے ہر مسلمان پر اسے ترک کرنا لازم ہے، اسے چاہیے ان سے دور رہے، اور صرف شرعی طریقہ عبادت پر کار بند رہے۔

اس لئے بیک آواز اجتماعی دعا کرنا، چاہے مطلق طور پر دعا ہو یا مرتب انداز میں مثلاً: قرآن مجید کی تلاوت کے بعد، یا وعظ و نصیحت کے بعد یہ سب بدعت ہے"

"صحیح الدعاء" (ص 134، 135) (135)

البتہ مقرر، یا استاد درس کے آخر میں دعا کرے اور حاضرین مجلس اس پر آمیں کیں، تو اس کے بارے میں ہمیں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت سے جواز کی دلیل ملتی ہے، بلکہ یہ عمل مستحب ہے، چنانچہ عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عموماً اپنی مجلس برخاست کرنے سے قبل اپنے صحابہ کرام کلیئے ان الفاظ میں دعا مانگتے:

(اللَّهُمَّ اقْسِمْنَا مِنْ خَيْرِكَ مَا مَحَلُّ بَيْنَ أَيْمَنِنَا وَبَيْنِ أَيْمَانِ مَعَاصِيكَ، وَمِنْ طَاعَتِكَ مَا تُبَلِّغُنَا بِهِ حَفْنَكَ، وَمِنْ أَنْتَقِنَى مَا تُحْشِنُنَا بِهِ عَلَيْنَا مُصِيبَاتُ الدُّنْيَا، وَمُتَقْتَلَّنَا أَسْنَا عَنَّا، وَأَنْبَارَنَا، وَفُقْتَانَا أَجَيْبَتَا، وَاجْلَدَنَا أَوْارِثَ مَنَا، وَاجْعَلْنَا هَارِنَا عَلَى مَنْ فَلَمْنَا، وَانْصَرْنَا عَلَى مَنْ عَادَنَا، وَلَا تَجْعَلْنَا مُصِيبَتَا فِي دِينِنَا، وَلَا تَجْعَلْنَا أَنْبَرَنَا بِهِنَا، وَلَا مَلْئَغَ عَلَيْنَا، وَلَا تُسْلِطْ عَلَيْنَا مَنْ لَا يَرِيْدُنَا] [یا اللہ! ہمیں اپنی اس قدر خشیت عطا فرمائو جو ہمارے اور تیری نافرمانی کے درمیان حائل ہو جائے، اور اپنی اتنی اطاعت نصیب فرمائے جو تیری جنت تک ہمیں پہنچا دے، اور اتنا یقین عنانت فرمائیں سے ہم پر دنیاوی مصیبیں ہوا ہو جائیں، اور ہمیں ہمارے کافنوں، آنکھوں، اور قوت سے جب تک زندہ رہیں فائدہ دے، اور ہمارے وارث بنا، اور ہمارا انتقام ظالموں تک محدود رکھ، اور ہم پر ظلم کرنے والوں کے خلاف ہماری مدد فرمایا، ہمیں دین کے بارے میں آزمائش میں مست ڈال، دنیا ہی کو ہمارا اصل مقصد نہ بنا اور نہ دنیا کو ہمارے علم کی انتہا بنا اور ہم پر ایسے شخص کو مسلط نہ کر جو ہم پر رحم نہ کرے] [ترمذی: (3502)] اسے ابینی نے صحیح ترمذی میں حسن قرار دیا ہے۔

نحوی رحمہ اللہ نے اپنی کتاب : "الاذکار" میں اس حدیث پر عنوان قائم کرتے ہوئے لکھا ہے :

"جلس میں بیٹھے شخص کی اپنے لئے اور دیگر حاضرین کلیئے دعا"

شیخ عبدالعزیز بن بازر رحمہ اللہ سے پوچھا گیا :

بس اوقات تقریر یا کسی درس کے بعد مقرر اپنے ہاتھ اٹھا کر دعا کرواتا ہے، تو کیا اجتماعی دعا کے دوران ہم بیٹھے رہیں یا درس ختم ہونے کے بعد اور دعا شروع ہونے سے پہلے اٹھ کر جائیں۔

تو انہوں نے جواب دیا :

"درس، وعظ و نصیحت یا تقریر کے بعد دعا میں کوئی حرج نہیں ہے، اس میں حاضرین کلیئے اللہ تعالیٰ سے کامیابی، بہادیت، اخلاص نیت، اور نیک عمل کی دعائیں گے، تاہم ایسی دعا میں ہاتھ اٹھانے کے بارے مچھے کسی دلیل کا علم نہیں ہے، اور مجھے جہاں تک علم ہے وہ یہی ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے دعا میں ہاتھ اٹھانے کا مطلق طور پر ذکر آتا ہے کہ ہاتھ اٹھا کر دعا کرنا قبولیت دعا کلیئے ایک سبب ہے، البتہ مجھے ایسی کوئی دلیل یاد نہیں آتی جس میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے وعظ و نصیحت کے بعد ہاتھ اٹھا کر دعا فرمائی ہو، اگر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایسا کیا ہوتا تو صحابہ کرام ہمیں اس کے بارے میں ضرور بتلاتے؛ کیونکہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے ہمارے لئے ایک ایک چیز بیان کر دی ہے، چنانچہ بہتر اور مناسب یہ ہے کہ اس طرح دعا کرتے ہوئے ہاتھ مت اٹھائے، جہاں دلیل ملے وہاں ہاتھ اٹھائیے جائیں، اس لئے مقرر کا تقریر کرنے کے بعد یہ کہنا : "اللہ تعالیٰ ہماری اور آپکی بخشش فرمائے، ہمیں اور آپکو نیک اعمال کی توفیق دے، اللہ تعالیٰ جو کچھ سنائے اس سے ہم سب کو مستفید ہونے کی توفیق عنانت فرمائے" یا اسی طرح کی مزید دعاوں میں کوئی حرج نہیں ہے، اور اگر سامعین اس پر آمیں بھی کہ دین توبہ بھی کوئی حرج نہیں" اتنی

والله عالم

"فتاوی نور علی ال درب" (شرط رقم 610).